# 133621 ـ اگر طلاق کے معانی کی سمجھ نہ ہو تو طلاق کے الفاظ بولنے سے طلاق واقع نہیں ہو گی

**سوال**

میں نے طلاق کے موضوع کے بارہ میں بہت ساری آراء کا مطالعہ کیا ہے، اس سلسلہ میں آپ کی رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں لیکن آپ دلائل کے ساتھ بیان کریں کہ اگر کوئی شخص جو عربی نہیں جانتا اور طلاق کے معانی کو نہ سمجھتا ہو تو طلاق کے الفاظ بولنے سے طلاق واقع ہو جائیگی یا نہیں ؟
جس بنیادی نقطہ کے متعلق میں سوال کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جس چیز کو وہ بنیادی طور پر جانتا ہی نہیں کیا اس کا بھی وہ ذمہ دار ہوگا ( مثلا کلمہ طلاق کا استعمال کرنا ) ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

طلاق اس وقت واقع ہوتی ہے جب خاوند طلاق کے معانی کو سمجھتے ہوئے طلاق کے الفاظ بولے، اور اگر اس کے معانی کو نہ سمجھتا ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر غیر عربی شخص نے اپنی بیوی کو کہا: تجھے طلاق " اور وہ اس کے معانی اور مفہوم کو سمجھتا ہی نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی، کیونکہ اس نے طلاق اختیار نہیں کی، تو مکرہ یعنی مجبور کردہ شخص کی طرح اس کی بھی طلاق واقع نہیں ہو گی...

اسی طرح اگر کسی شخص نے کلمہ کفر ادا کیا اور اسے اس کے معانی نہ آتے ہوں تو وہ اس سے کافر نہیں ہوگا " انتہی

دیکھیں: مغنی ابن قدامہ ( 10 / 373 ).

اور شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جو شخص طلاق کے معانی کی سمجھ نہ رکھتا ہو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی چاہے وہ مکلف ہی ہو "

فرض کریں اگر کوئی عجمی شخص طلاق کے معانی نہیں جانتا اور اس نے عربی زبان میں طلاق کے الفاظ بول دیے اور وہ اس کے معانی اور مفہوم کو نہ سمجھتا ہو تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی، کیونکہ وہ اس کے معانی کو ہی نہیں سمجھتا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع ( 13 / 16 ).

واللہ اعلم .